امریکی دھمکیوں کے جواب میں
آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کا
خطاب:

اپنی عزت و عظمت کا دفاع ہمارا فریضہ ہے۔

افغانستان پر حالیہ وحشیانہ بمباری اور بن لادن کے بہانے ہزاروں بیگناہ افغانی مسلمانوں کے قتل عام کے بعد امریکہ اور اس کے اتحادی ملکوں کے حوصلے کافی بلند ہو گئے۔ کابل کے چوراہوں پر نمائشی انداز میں مسلمانوں کی ریش تراشی اور برقع سوزی کے بعد امریکی حکمرانوں نے اپنے زعم ناقص میں یہ سمجھ لیا کہ اب سرزمین افغانستان سے اسلام کا خاتمہ ہو گیا اور اب اسلام دشمن پروپگنڈوں کے بجائے امریکی اسلام کے فروغ کی زمیں پوری طرح ہموار ہوچکی ہے۔ زہر آلود اسلام دشمن پروپگنڈوں کے نتیجے میں ہر مسلمان کو دہشت گرد سمجھا جانے لگا ہے اور امریکی صہیونی ذرائع ابلاغ سے منصوبہ بند پروگرام کی حیثیت سے بارہا یہ اعلان کیا جارہا ہے کہ اسلام قتل وغارتگری کا مذہب ہے اور مسلمان جنگجو ودہشت گرد قوم ہیں۔

ان تمام پروپگنڈوں کا بنیادی مقصد وحشیانہ قتل عام اور لگاتار دھمکیوں کے ذریعہ مسلمانوں پر اپنا رعب ودبدبہ قائم رکھنا ہے تاکہ یہ مظالم کے بوجھ کے نیچے دبے رہیں اور اپنی زبان سے اف بھی نہ کہیں۔ اسی بنیادی مقصد کو نگاہ میں رکھتے ہوئے امریکہ نے حال ہی میں ایران پر بھی

بمباری کرنے کی اعلانیہ دھمکی جاری کردی۔ در حقیقت امریکی ماہرین سیاست کا یہ اندازہ تھا کہ سردست ایران میں اصلاح پسند اور بنیاد پرست جماعتوں کے درمیان اختلاف چل رہا ہے لہذا اس کا بھرپور فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے لیکن امریکی دھمکیوں کے جواب میں آیت اللہ خامنہ ای نے جو بیان جاری کیا ہے وہ اسلام دشمن سامراجی سازشوں کو ناکام و بے نقاب کردینے کے لیے ہے۔ ذیل میں قائد عظیم الشان کے ارشادات کی ایک جھلک پیش کی جارہی ہے۔ (ادارہ)

دشمن کے ہر اقدام کا منہ توڑ جواب اور اپنی عزت و عظمت کا دفاع ہمارا فریضہ ہے۔

انقلاب اسلامی ایران کے قائد عظیم الشان آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے حکومت کے اعلیٰ عہدیداروں سے اپنی حالیہ ملاقات و گفتگو کے دوران ملک کی انتہائی حساس اور تاریخی صورتحال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تاکید فرمایا کہ پروردگار کی قدرت لایزال پر مکمل اعتماد و انحصار، فداکار و معرکہ ساز ایرانی عوام پر اٹوٹ بھروسہ، مسولین اور اعلیٰ اٹل فیصلہ وہ اہم عناصر ہیں جو امریکہ کی موجودہ دھمکیوں کے مقابلے میں ایران کی کامیابی کی نشاندہی کرتے ہیں۔

آیت اللہ خامنہ ای نے ماہ محرم اور جشن نوروز یعنی نئے سال کی شروعات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ واقعہ کربلا تو ملت ایران کے لیے ذکر جاوید و حیات بخش رہا ہے۔ انھوں نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ امام حسینؑ کے انقلاب کا مقصد ظلم، مرکز فساد اور زور گوئی کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا اور اسے سرکوب کردینا تھا اور اگر کربلا کے میدان میں حسین مظلوم نے یہ عظیم کارنامہ انجام نہ دیا ہوتا تو آج تاریخ کے صفحات سے اسلام کا نام بھی مٹ گیا ہوتا۔

انھوں نے انقلاب اسلامی ایران کو امام حسینؑ کے انقلاب کی کسوٹی پر پرکھتے ہوئے موجودہ دور میں مختلف معاشروں اور انسانوں کے درمیان روابط میں مزید پیچیدگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج دنیا کی طاغوتی طاقتوں نے یزید ملعون کی حیثیت اختیار کرلی ہے اور نئے علوم وفنون کی ترقی کا

استعمال کرتے ہوئے اس کوشش میں ہمہ تن سرگرم ہیں کہ ساری دنیا پر اپنا غلبہ قائم کرلیں۔ لہٰذا ایسے حالات میں امام حسین کی پیروی کرنے والوں کی ذمہ داریوں میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا ہے۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے امریکی صدر جمہوریہ کی حالیہ دھمکیوں میں موجود موثر اور توجہ وغور وفکر کے لائق عناصر کی طرف توجہ مبذول کرنا لازمی قرار دیا اور ایران کی حساس جغرافیائی حیثیت کو پہلا موثر عنصر قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اس علاقے کا آدھے سے زیادہ بندری علاقہ ہمارے وطن عزیز ایران کے اختیار میں ہے اور انسانی ومادی ذخائر کا بہت بڑا حصہ ایران سے وابستہ ہے اور مادی وانسانی وسائل کی اس کثرت وفراوانی نے ایران کے سلسلے میں امریکہ کو لالچی بنادیا ہے۔

مقام معظم رہبری نے اسلامی جمہوریۂ ایران کی دیگر صفات مثلاً استقلال پسندی، غربت، شجاعت اور عوام پر مکمل اعتماد وبھروسہ وغیرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ امریکی دھمکیوں کے پیچھے یہ عناصر بھی کارفرما ہیں۔ انھوں نے اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ایرانی عوام کو دفاع مقدس کے آٹھ برسوں کے دوران اسلامی انقلاب کی کامیابی کے دوران اس علاقے میں سامراجیت کے قلعے کی نابودی کے دوران اپنی عملی موجودگی اور بھرپور سرگرمی کا شیریں تجربہ آج بھی بخوبی یاد ہے۔ یہ قوم بیرونی غاصبوں اور حملہ آوروں سے شدید نفرت کرتی ہے اور ایران واسلام کی طرف وسربلندی کی حفاظت کی راہ میں ہر طرح کی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمہ وقت آمادہ ہے۔ پس اسلامی جمہوریۂ ایران کے مسؤلین کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر شعبۂ حیات میں عوام کی موجودگی کے لیے زمین ہموار کیے رہیں۔

حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے عالمی سطح پر موجودہ صورتحال کے لیے امریکہ کی سامراجی عادت اور انانیت کو پوری طرح ذمہ دار قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ امریکہ کی تسلط پسندانہ عادت ملت ایران کو کیسے برداشت کرسکتی ہے کیونکہ ایرانی عوام امریکہ سے ڈرنے والے نہیں ہیں اور یہ قوم امریکی مکروفریب سے بھی بخوبی آشنا ہے۔

عالمی اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے حالیہ امریکی دھمکیوں کی توجیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی ایک وجہ امریکہ کے اندرونی حالات کی پردہ پوشی بھی

ہے۔انھوں نے ارشاد فرمایا کہ اقتصادی ترقی میں ٹھہراؤ، انتفاضہ کی لگاتار انقلابی و جہادی سرگرمیوں کی وجہ سے امریکی اور صہیونی حکومت پر مرتب ہونے والے منفی اثرات اور اخلاقی و نفسیاتی مفاسد میں اضافہ کی وجہ سے امریکی حکمرانوں نے اپنے عوام کی رائے عامہ کو ہموار رکھنے کے لئے اس کے سامنے ایک خارجی اور بیرونی دشمن لاکر کھڑا کردیا ہے۔

آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے امریکہ کی حالیہ ایران مخالف دھمکیوں کی پانچویں ممکن وجہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ حالیہ امریکی اور غیر معمولی طور پر مسلح اسرائیلی فوج اور اس کے وحشیانہ حملوں کے مقابلے میں فلسطینی مظلوموں کی ثابت قدمی کی وجہ سے امریکی دھمکیوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔انھوں نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ امریکہ در حقیقت عالمی سطح پر موجود اسلامی بیداری کو پوری طرح نیست ونابود کردینا چاہتا ہے۔انھوں نے ایسے ماحول میں ایرانی حکمرانوں کی اہم ذمہ داریوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ قطعی نہیں کہا جاسکتا ہے کہ امریکہ، ایران پر حملہ نہ کرے گا بلکہ اس بات پر زور دینے کی ضرورت ہے کہ امریکہ کی حالیہ دھمکیوں کو نظر انداز نہ کیا جائے بلکہ اس کو حتمی اور سنجیدہ قرار دیتے ہوئے حکومت کے تمام ذمہ داروں اور عہدیداروں کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف ہمہ تن متوجہ ہونا چاہئے۔ موجودہ صورتحال میں ذمہ داریاں اتنی اہم ہیں کہ آج ہم لوگوں کو معمولی سی بھول کرنے کا حق نہیں ہے۔

آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے موجودہ دور کو ماہرین کی اہم آزمائش کا دور بتاتے ہوئے فرمایا کہ تاریخ کی نگاہیں ایرانی ماہروں، دانشوروں اور ذمہ دار لوگوں کی موجودہ راہ وروش پر لگی ہوئی ہیں اور آئندہ نسل ہماری موجودہ بات چیت یا سکوت وخاموشی اور اقدام و بے عملی کے سلسلے میں فیصلہ کرے گی۔

اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے حالیہ امریکی دھمکیوں میں موجود حقیقتوں کی شناخت اور ان سے مقابلہ کرنے کے لئے بہترین راہ وروش کے انتخاب کو ایرانی حکمرانوں کی نظر میں موجودہ نظام کے لئے کوئی خطرہ موجود نہ ہو یا یہ بھی ممکن ہے کہ بعض افراد ان دھمکیوں کو اسلامی نظام کے کسی ایک حصے کے لیے خطرہ خیال کرتے ہوں اور ممکن ہے کہ بعض لوگ ان دھمکیوں کو اہم خطرہ تو مانتے ہوں لیکن ان خطروں کا مقابلہ کرنے کے لئے عذر طلبی کی تجویز پیش،

کرتے ہوں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام باتیں غلط ہیں کیونکہ دشمن کی دھمکی کسی ایک جماعت کے لئے نہیں بلکہ سب کے لیے ہے اور اس کا واحد حل دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا اور اسلامی نظام کو زیادہ سے زیادہ طاقتور بنائے ہوئے رکھنا۔ انھوں نے اپنی فوجی آمادگی اور اس میں ہر ممکن اضافہ پر زور دیتے ہوئے فرمایا۔ "ہم دشمن کی جانب سے اعلان جنگ کے مقابلے میں ہمہ جہتی دفاع کا اعلان کرتے ہیں اور دشمن کی جانب سے اقدام جنگ کے مقابلے میں ہمہ جہتی دفاعی قدم اٹھائیں گے اور دشمن پر ہر ممکن ضرب لگائیں گے۔"

انھوں نے اطمینان دلاتے ہوئے فرمایا۔ "اسلامی جمہوریہ ایران کے عوام اور ان کے ذمہ دار حکمراں افراد جنگ کا استقبال نہیں کرتے ہیں بلکہ وہ جنگ سے اجتناب کو اپنا فریضہ مانتے ہیں لیکن دشمن کے ہر اقدام کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے مثالی اتحاد کے ساتھ اپنی عزت و عظمت کا ڈٹ کر دفاع کریں گے۔

قائد انقلاب اسلامی آیت اللہ خامنہ ای نے امریکہ کی مبالغہ آمیز طاقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ملک کے ارباب حکومت ملت اسلامیہ ایران کی طاقت، ایرانی حکمرانوں کی ہوشیاری و دانشمندی اور اس علاقے کی غیر معمولی حساسیت کے سلسلے میں غفلت کا شکار ہیں کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ انتہائی حساس علاقہ ہے۔ اگر اس علاقے میں کسی قسم کی بے ثباتی پیدا ہوئی تو پوری دنیا بے ثباتی کا شکار ہو جائے گی۔ انھوں نے مزید فرمایا۔ "جمہوری اسلامی ایران طالبان نہیں ہے جن کا ایک سرا بیگانوں سے جڑا ہوا ہو بلکہ یہ معرکہ خیز بہادر عوام پر مشتمل ایک طاقتور ملک ہے یہ ہر ممکن وسائل و امکانات سے مالا مال اور اسلامی دنیا کے ہر گوشے میں اچھے روابط کا حامل ہے اور یہ وہ اسباب و عوامل ہیں جو اسلامی جمہوریۂ ایران کو روک تھام کی ایسی عظیم اور مثالی طاقت عطا کر دیتے ہیں جس کا دنیا کے کسی دوسرے ملک سے مقابلہ و موازنہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔

رہبر انقلاب نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ ایران کے خلاف امریکی دھمکی کا اصلی اور بنیادی مقصد اس ملک کو کمزور اور وابستہ ملک میں تبدیل کرنا ہے لیکن امریکی دھمکیوں کے مقابلے میں ہمارا موقف حق پر ثابت قدمی و دور اندیشی کے ساتھ مسلسل کوشش و مکمل پائداری ہے اور ہماری تاریخ و ثقافت دشمن کے سامنے سر جھکانے کی تردید کرتی ہے۔

انھوں نے موجودہ حساس لحات کو ایک "چاہئے" اور ایک "نہ چاہئے" کا حامل قرار دیتے ہوئے فرمایا۔ "تاریخ کے ان انتہائی حساس لحات میں ملک کے تمام ذمہ داروں کو "چاہئے" کہ وہ اپنے قانونی فرائض کو پوری ذمہ داری کے ساتھ انجام دیں۔

انھوں نے دشمن کے مقابلے میں مرعوب اور خوفزدہ نہ ہونے لازمی قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ ملک کے موجودہ حالات میں دشمن کے مقابلے میں مرعوب وخوفزدہ ہونا سب سے بڑا خطرہ ہے لہٰذا ہر آدمی کا فریضہ ہے کہ وہ اس بڑی کمزوری سے پرہیز اختیار کئے رہے۔

انھوں نے بعض ایسی باتوں کی طرف بھی اشارہ کیا جو موجودہ حالات میں ملک کے نظم وضبط میں خرابی کا باعث ہیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں ارشاد فرمایا کہ کج سلیقگی اور مرعوب وخوفزدہ ہونے کی وجہ سے ان مسائل کا رونما فطری ہے۔

قائد انقلاب اسلامی نے امریکہ کے ساتھ مذاکرہ وگفتگو کی تردید کرتے ہوئے فرمایا: مذاکرہ راہ حل نہیں ہے اور اس سے کوئی بھی مشکل حل ہونے والی نہیں ہے۔ جو لوگ دھمکیوں کے مقابلے میں مذاکرہ وگفتگو کے چکر میں پڑتے ہیں وہ درحقیقت اپنی کمزوری وناتوانی کا مظاہرہ کیا کرتے ہیں اور یہ نہایت منفی عمل ہے۔

انھوں نے ٹھوس ارادہ و توکل کو فیصلہ کن مثبت عنصر اور خوف وحوصلہ شکنی کو فیصلہ کن منفی عنصر قرار دیتے ہوئے فرمایا۔ "امریکہ بنیادی طور پر اسلام اور اسلامی جمہوریت کا مخالف ہے اور مذہبی بنیادوں پر قائم نظام حکومت کی اعلانیہ مخالفت کرتا ہے۔ اگر کوئی چیز اسکے برعکس دکھائی دے تو وہ محض ایک ہتھکنڈہ ہے جس کا مقصد مکر و فریب میں مبتلا کرنا ہے۔ کیا ان حقائق کو نگاہ میں رکھتے ہوئے امریکہ سے مذاکرہ کا کوئی معنی ومفہوم سمجھ میں آتا ہے؟

اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے حضرت آیت اللہ نے اضافہ کیا کہ امام خمینیؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر امریکہ سامراجی عادتوں سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے آدمیت کے دائرہ میں آجائے تو ایران دنیا کے دیگر ملکوں کی طرح امریکہ کے ساتھ بھی تعلقات قائم کرلے گا لیکن امریکی حکمراں تو آج بھی پہلوی دور حکومت والے غلبہ کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ اس سلسلے میں انھوں نے مزید فرمایا۔"

امریکی حکومت ایران میں اصلاح پسندی کو اسلامی نظام کی مخالفت سے تعبیر کرتی ہے اور ان بہنوں وبھائیوں کو جواصلاح پسندی کے سایہ میں سرگرم عمل ہیں،بنیادی طور پر اصلاح پسند نہیں مانتی ہے۔

انھوں نے عوام کو اقتدار ایران کا اور مذہبی ایمان کو مختلف شعبوں میں ملت کی بھرپور موجودگی اور حصہ داری کا اہم ترین عنصر قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ذمہ دار لوگوں کا اندازہ گفتگو ایسا نہ ہونا چاہئے کہ لوگوں کے دل میں اختلاف کی شبیہ پیدا ہو جائے۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے ذمہ دار لوگوں کے درمیان پیدا ہونے والا اختلاف درحقیقت دشمن کو اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ ایران پر دھاوا بول دے۔انھوں نے اپنی بات کو قدرے واضح انداز میں اس طرح بیان فرمایا کہ مختلف سیاسی، سماجی اور اقتصادی مسائل ومعاملات میں لوگوں کے درمیان اختلاف نظر کا پایا جانا ایک فطری امر ہے کیونکہ ہر آدمی کے کام کرنے کا طریقہ الگ ہوتا ہے لیکن دشمن کا تجاوز کارانہ حرکتوں کے خلاف تمام لوگوں کو باہم متحد اور ہم آواز ہونا چاہئے اور یہی ہمارے عوام کا مطالبہ ہے۔

جو لوگ ٹیلیویژن کے بعض چینلوں پر اور خبر رساں ایجنسیوں کے ساتھ اپنے انٹرویو کے دوران ایران پر طرح طرح کی تہمت لگاتے رہتے ہیں ان کی طرف واضح اشارہ کرتے ہوئے آیت اللہ خامنہ ای نے ارشاد فرمایا۔اس قسم کی حرکت درحقیقت دشمن کو ایران پر حملہ کرنے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے لیکن عالمی سامراج کی ہر ممکن کوشش اور تشویق وحوصلہ افزائی کے باوجود ملت ایران پروردگار عالم کی ذات پر ان کے مستحکم وگہرے ایمان اور الہی طاقت کے انسانی روپ "یعنی امام خمینی کی یاد کے سہارے روز بروز اور زیادہ مستحکم اور طاقتور ہوتی جارہی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حق کی پیرو وپابند ہونے کی وجہ سے ملت اسلامیۂ ایران یقیناً کامیاب ہوگی۔

سوویت یونین کا شیرازہ منتشر ہو جانے کے بعد امریکہ کی جانب سے نئے عالمی نظام پر مشتمل امریکی اعلان کے اغراض ومقاصد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رہبر انقلاب اسلامی نے فرمایا کہ اس کا بنیادی مقصد امریکہ کے سیاسی،فوجی اور اقتصادی تسلط میں اضافہ کی کوشش اور امریکی وصیہونی سرمایہ داری کی بڑی بڑی تجارتی کمپنیوں کی ترقی ووسعت کی راہ ہموار کرنا ہے۔انھوں نے امریکی جارحیت کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ گذشتہ نصف صدی کے دوران دنیا میں ۴۰ آزاد حکومتوں کی سرنگونی، دیگر ۲۰ ملکوں میں جارحانہ و خونین مداخلت، دوسری جنگ عظیم کے آخری مرحلہ میں جوھری بم کا استعمال اور ۲۸ مرداد کو ایران میں فوجی بغاوت کی ترتیب امریکہ کے نہایت شرمناک و سنگین اعمال نامہ کے کچھ اہم اوراق ہیں اور ان شرمناک اعمال کا بنیادی مقصد غیر امریکی ملکوں کے مادی و انسانی وسائل کی نابودی اور حق عدالت وکی نابودی و پامالی رہا ہے۔

حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے امریکی کانگریس سے صدر جمہوریہ امریکہ کے حالیہ خطاب اور امریکی دانشوروں کے تازہ ترین بیانات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس خطاب اور اس بیانیہ کا مقصد ایک ہے بلکہ دانشوروں نے اپنے بیان میں امریکی حکومت کی وسعت پسندی اور اقتدار طلبی کو پوری طرح واضح کردیا ہے کہ وہ پوری دنیا کو اپنے قابو میں رکھنا چاہتی ہے۔

انھوں نے ان زرخرید دانشوروں کی خیانت آمیز روش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مذکورہ بیانیہ پر دستخط کرنے والے زرخرید دانشوروں نے تاریخی اہمیت رکھنے والے عظیم انسانی اصولوں اور معیاروں کو امریکی اصول بنا کر پیش کیا ہے جبکہ امریکہ کے موجودہ سماجی حقیقتوں کو دیکھنے سے پوری طرح واضح ہو جاتا ہے کہ قتل و غارتگری، بے حیائی و بے شرمی، نسلی امتیاز و بھید و بھاؤ کی پیروی، طاقت کا اعلانیہ غیر قانونی استعمال اور چشم زدن میں بدامنی پھیلا دینا امریکی تنظیموں اور اداروں کی کارکردگی کا نمایاں حصہ رہا ہے۔

انھوں نے دنیا کے بعض ملکوں پر جوھری بم سے حملہ کرنے کی امریکی دھمکیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کچھ دنوں پہلے ان امریکی دانشوروں کی طرح روسی کیمونسٹ اور مختلف اشتراکی جماعتوں سے وابستہ دانشور لوگ اپنے اشتراکی اصولوں کو عالمی اور آفاقی انسانی اصول کا نام دیا کرتے تھے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا آزادی طلب ملکوں اور قوموں کو دھمکی دیتے رہنے کا نام آزادی طلبی اور عدالت پسندی ہے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ امریکہ کو قطعی یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے مفاد و مصالح کو نگاہ میں رکھتے ہوئے انسانی معاشرہ میں دہشت گردی کو

خاطر خواہ معنی و مفہوم سے آراستہ کرتا ہے اور خود کو دہشت گردی کے خلاف جدو جہد کرنے والے ملکوں کا سردار بنالے۔ انھوں نے ارشاد فرمایا کہ ”امریکی صدر بش ملت اسلامیہ ایران سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اپنے بین الاقوامی خانوادہ میں دوبارہ شامل ہو جائے۔ لیکن ساری دنیا اس حقیقت سے بخوبی واقف ہے کہ دنیا کے تمام ملکوں کے ساتھ ایران کے تعلقات اچھے ہیں جبکہ امریکہ اپنی سخت روی اور غنڈہ گردی کی وجہ سے ہر روز عالمی برادری سے پہلے سے زیادہ دور ہوتا چلا جارہا ہے۔

واضح رہے کہ آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی تقریر سے قبل صدر جمہوریہ اسلامی ایران حجت الاسلام سید محمد خاتمی نے انقلاب اسلامی ایران کو حسینی انقلاب کا عطیہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ سچ تو یہ ہے کہ حسینی انقلاب کی طرح انقلاب اسلامی ایران بھی مظلوم اور آبرومند ہے۔

صدر جمہوری اسلامی ایران حجت الاسلام سید محمد خاتمی نے ایران کے موجودہ اسلامی جمہوری نظام کے خلاف حالیہ امریکی دھمکیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ”میں بڑی وضاحت کے ساتھ اس بات پر تاکید کرنا چاہتا ہوں کہ ایرانی عوام اور ارباب حکومت کے درمیان دشمن کے خلاف ثابت رفتار قدم ہے اور اس کے ہر تجاوز کاری کا دندان شکن جواب فراہم کرنے کے سلسلے میں ذرہ برابر بھی کوئی اختلاف و ہچکچاہٹ موجود نہیں ہے۔

پس دنیا کے تمام ماہرین سیاست بالخصوص امریکی سیاستمداروں تک ایرانی عوام اور حکمرانوں کا یہ پیغام پہونچنا لازمی ہے۔

❀❀❀